106480 ـ فضائل رمضان میں حدیث سلمان ضعیف ہے

سوال

ہمارے علاقے میں ایك خطیب نے مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے سلمان رضی اللہ تعالی عنہ كی حدیث بیان كی جس میں بیان كیا گیا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان كے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا.... الخ
ایك بھائی نے لوگوں كے سامنے امام پر اعتراض كیا كہ یہ حدیث تو موضوع اور من گھڑت ہے، اور اسی طرح یہ بھی كہ: جس كسی نے روزے دار كو سیر ہو كر كھانا كھلایا اللہ تعالی اسے میرے حوض سے پانی پلائےگا جس كے بعد وہ كبھی پیاس محسوس نہیں كریگا حتی كہ وہ جنت میں داخل ہو جائے "
اور یہ حدیث بھی كہ:
" جس كسی نے اپنی لونڈی پر تخفیف كی اللہ تعالی اسے بخش دےگا اور اسے جہنم سے آزاد كر دیتا ہے "
اس بھائی نے كہا كہ یہ سب كلمات رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے ذمہ جھوٹ اور افترا ہیں، اور جس كسی نے رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور افترا باندھا اس نے جہنم میں ٹھكانہ بنایا ... الخ
كیا یہ احادیث صحیح ہیں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے حدیث سلمان روایت كرتے ہوئے كہا ہے:

اگر یہ حدیث صحیح ہو تو فضائل رمضان كے بارہ میں باب .

پھر كہتے ہیں:

ہمیں علی بن حجر السعدی نے حدیث بیان كی، وہ كہتے ہیں ہمیں یوسف بن زیاد نے بیان كیا، وہ كہتے ہیں ہمیں ہمام بن یحي نے علی بن زید بن جدعان نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے سلمان رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان كیا وہ كہتے ہیں كہ ہمیں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان كے آخری دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

" لوگو تم پر عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، یہ بابركت مہینہ ہے، اس میں ایك ایسی رات ہے جو ایك ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے اس كے روزے فرض كیے ہیں، اور اس مہینے كی راتوں كا قیام نفلی

ہے، جس نے بھی اس مہینہ میں کوئی خیر و بھلائی کا کام سرانجام دے کر قرب حاصل کیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نے اس مہینہ کے علاوہ کوئی فرض ادا کیا، اور جس نے اس مہینہ میں کوئی فرض سرانجام دیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نے اس مہینہ کے علاوہ ستر فرض ادا کیے، یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ خیر خواہی کا مہینہ ہے.

اس ماہ مبارك میں مومن کا رزق زیادہ ہو جاتا ہے، اور جس کسی نے بھی اس مہینہ میں روزے دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس کی گردن جہنم سے آزاد کر دی جاتی ہے، اور اسے بھی روزے دار جتنا اجروثواب حاصل ہوتا ہے اور کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی.

صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم میں سے ہر ایك کے پاس تو روزہ افطار کرانے کے لیے کچھ نہیں ہوتا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی یہ اجروثواب ہر اس شخص کو دیتا ہے جس نے بھی کسی کا روزہ کھجور یا پانی کے گھونٹ یا دودھ کے ساتھ افطار کرایا، اس ماہ کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، اور درمیانی حصہ بخشش اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا باعث ہے "

جس کسی نے بھی اپنی لونڈی اور غلام سے تخفیف کی اللہ تعالی اسے بخش دیتا اور اسے جہنم سےآزاد کر دیتا ہے، اس ماہ مبارك میں چار کام زیادہ سے زیادہ کیا کرو: دو کے ساتھ تو تم اپنے پروردگار کو راضی کروگے، اور دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے تم بےپرواہ نہیں ہو سکتے:

جن دو خصلتوں سے تم اپنے پروردگار کو راضی کر سکتے ہو وہ یہ ہیں: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور اس سے بخشش طلب کرنا.

اور جن دو خصلتوں کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں: جنت کا سوال کرنا، اور جہنم سے پناہ مانگنا.

جس نے بھی اس ماہ مبارك میں کسی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا اللہ سبحانہ و تعالی اسے میرے حوض کا پانی پلائیگا وہ جنت میں داخل ہونے تك پیاس محسوس نہیں کریگا "

اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے، اور اس کی سند میں یوسف بن زیاد البصری بھی منکر الحدیث راوی ہے، اور پھر ہمام بن یحي بن دینار العودی کے بارہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا تقریب التہذیب میں کہنا ہے کہ: یہ ثقہ ہے اور بعض اوقات اسے وہم ہو جاتا ہے.

اس بنا پر اس سند کے ساتھ یہ حدیث مکذوب تو نہیں لیکن ضعیف ہوگی، لیکن اس کے باوجود دوسری صحیح

احادیث سے رمضان المبارك کے بہت فضائل ثابت ہیں.

الله سبحانہ و تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، الله تعالی ہمارے نبی محمد صلی الله علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے. " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن عبد الله بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد الله بن غدیان.

الشیخ عبد الله بن قعود.